سوال

(221) خصی جانور کی قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خصی جانور کی قربانی دی جاسکتی ہے؟ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ خصی جانور کی قربانی نہیں دینی چاہیۓ کیونکہ جانور کا خصی ہونا ایک طرح کا نقص ہے جب کہ قربانی ایسے جانور کی کرنی چاہیۓ جو ہر طرح کے نقص اور عیب سے پاک ہو، تو کیا جانور کا خصی ہونا ان عیوب میں شمار ہوتا ہے جن کی بنا پر جانور کی قربانی درست نہیں ہوتی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خصی و غیر خصی ہر دو قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر غیر خصی جانور کی قربانی کرتے تھے، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل" (ابوداود، الضحایا، مایستحب فی الضایا، ح: 2796)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والے غیر خصی مینڈھے کی قربانی کیا کرتے تھے۔''

خصی جانور کی قربانی کرنا بھی جائز ہے، جس کا ثبوت درج ذیل حدیث ہے، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بکبشین اقرنین املحین عظیمین موجوئین فاضجع احدہما وقال: «بسم اللہ واللہ اکبر عن محمد وامتہ من شہدلک بالتوحید وشہدلی بالبلاغ» (مجمع الزوائد، الضحایا، اضحیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو چتکبرے، سینگوں والے، فربہ، خصی مینڈھے لائے گئے، آپ نے ان میں سے ایک کو لٹایا اور پڑھا: «بسم اللہ واللہ اکبر۔۔۔ بالبلاغ» اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے، (یہ قربانی) محمد کی طرف سے اور اس کی امت میں ہر اُس شخص کی طرف سے ہے جس نے (اے اللہ) تیری توحید کی شہادت دی اور میرے پیغام پہنچانے کی گواہی دی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خصی کرنے سے جانور معیوب نہیں ہوتا کہ جس سے اس کی قربانی کرنا جائز نہ رہتی ہو، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خصی جانور زیادہ محفوظ ہوتے ہیں اور غیر خصی جانوروں کی بہ نسبت زیادہ موٹے اور قوی ہو جاتے ہیں۔ نیز ان کا گوشت بھی زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی]

قربانی کے احکام ومسائل، صفحہ: 501

محدث فتویٰ